صوبائی حکومتیں ان کی طرف فوری توجہ دیں گی۔

پاکستان کی سیاست میں ایجنسیوں کا عمل دخل

مرکز اور صوبہ سندھ میں آنکھ مچولی کے مختلف کھیلوں کے بعد بالآخر ایم کیو ایم نے جنرل پرویز مشرف کی ذاتی مداخلت کے نتیجے میں اپنا گورنر مقرر کرا لیا اور صوبائی حکومت پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اس وقت ہمارا موضوع ایم کیو ایم کا کردار نہیں، بلکہ ملک کی سیاست میں فوجی ایجنسیوں کا کردار ہے جس کا سب سے نمایاں سرٹیفکیٹ خود جناب الطاف حسین نے اپنے گورنر کے تقرر اور سندھ کی حکومت بننے پر ان الفاظ میں دیا ہے۔ انھوں نے نام لے کر اپنی اس کامیابی کا سہرا جنرل پرویز مشرف (چیف آف اسٹاف)، جنرل احسان الحق (آئی ایس آئی کے ڈائرکٹر جنرل)، میجر جنرل احتشام ضمیر (آئی ایس آئی کے ڈپٹی ڈائرکٹر) اور جنرل مشرف کے بیوروکریٹ معاون طارق عزیز کے سر باندھا ہے اور ان کا نہ صرف شکریہ ادا کیا ہے بلکہ انھیں اس عظیم خدمت پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور ہمیں اس کا اعتراف ہے کہ کم از کم اس بات کی حد تک الطاف حسین صاحب نے اصل حقائق کو بلاکم و کاست کھلم کھلا بیان کیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آج وہ اس پر ممنونیت کا اظہار کر رہے ہیں اور کل وہ انھی ایجنسیوں کو سب و شتم کا نشانہ بنا رہے تھے اور ان کے خون کے پیاسے تھے۔ صرف ریکارڈ کی خاطر عرض ہے کہ ایم کیو ایم کی سرکاری ویب سائٹ پر فوج، اس کی قیادت اور آئی ایس آئی کے ذمہ دار حضرات کے بارے میں گذشتہ سالوں بلکہ مہینوں تک میں جو کچھ آتا رہا ہے، اس پر سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو ایم کیو ایم نے اپنے اس نظریاتی موقف کے ساتھ کہ:

ہندستان کی تقسیم انسانیت کی تاریخ کی عظیم ترین غلطی تھی

نام لے کر فوج اور اس کے اداروں کو اپنا دشمن قرار دیا ہے اور فوج اور پولیس کے ۴۸ اعلیٰ افسروں کو "most wanted people" (انتہائی مطلوب مجرم) قرار دیا۔ اس فہرست میں آئی ایس آئی، آئی بی اور ایف آئی اے کے نام سب سے اُوپر تھے۔ ان ناموں میں لیفٹیننٹ جنرل مظفر عثمانی، لیفٹیننٹ جنرل نصیر اختر، لیفٹیننٹ جنرل اسعد درانی، میجر جنرل

نصیراللہ بابر' کرنل عبید اور خفیہ ایجنسیوں کے طارق لودھی' مسعود شریف اور رحمان ملک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جس آئی ایس آئی کے ڈائرکٹر اور ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل کو آج پھول پہنائے جارہے ہیں اس آئی ایس آئی کے بارے میں ان کی ویب سائٹ کا فتویٰ یہ ہے:

> آئی ایس آئی بدنام زمانہ ہے۔ اسے ریاست در ریاست قرار دیا جاتا ہے یا پاکستان کی نہ دکھائی دینے والی حکومت۔ اس نے بھارتی کشمیر میں مسلمان باغیوں کو اسپانسر کیا ہے' اور طالبان کو کھڑا کیا ہے اور افغانستان میں اس کے پسندیدہ مگر شرپسند عرب مہمانوں کی سرپرستی کی ہے--- (گو یہ خود ان الزامات کی تردید کرتی ہے)۔ اس کے پنجے پاکستانی سیاست' عدالت اور روزمرہ زندگی تک گڑے ہوئے ہیں۔ سب اس سے ڈرتے ہیں۔ کسی آئی ایس آئی افسر کی ایک زہریلی سرگوشی کسی کے کیریر کے تباہ کرنے' گرفتار کرنے یا اس سے بھی بدتر انجام تک پہنچانے کے لیے کافی ہے۔

ایم کیو ایم کو مبارک ہو کہ اس ''زہریلی سرگوشی'' سے اب وہ گورنری اور وزارتوں پر متمکن ہے اور ''تھا جو ناخوب'' وہ خوب بلکہ خوب تر ہوگیا۔

ایم کیو ایم' جس کے بارے میں واقفانِ حال جانتے ہیں کہ اس کا قیام بھی اسی ''سرگوشی'' کا رہینِ منت ہے' اور اس کی خون آشام جولانیاں بھی اس کی سرپرستی اور حفاظتی چھتری میں کراچی اور حیدرآباد کو خون کی ہولی کھلاتی رہی ہیں اور پھر اس کا دور ابتلا بھی انھی سرپرستوں کو آنکھیں دکھانے کی پیداوار تھا اور اب اس کا نیا ہنی مون بھی انھی کی کرشمہ سازی ہے--- یہ سب بجا' لیکن کیا یہ سب قوم اور تمام سیاسی جماعتوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں! کیا ایجنسیوں کا ہماری زندگی میں اس طرح دخیل ہونا اور کھل کھیلنا گوارا کیا جاسکتا ہے؟ کیا حاضر سروس فوجی اور سول حکام کو اسی طرح سیاسی جوڑ توڑ اور بناؤ بگاڑ کی کارفرمائی کی چھوٹ ملی رہنا چاہیے؟ کیا وقت نہیں آگیا کہ سب مل کر ''بس بہت ہو چکا'' (enough is enough) کہہ دیں تاکہ سول نظام فی الحقیقت سول اور جمہوری نظام کی صورت اختیار کرسکے۔

یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہی نہیں' فیصلہ کن وارننگ بھی ہے:

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا!